پولیو کے قطرے

عوامی تشویش اور سرکاری ذمہ داری!

مفتی رفیق احمد بالاکوٹی
نگران شعبہ تخصص فقہ اسلامی، واستاذ جامعہ

﴿ خط ﴾

محترم مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کے علم میں ہوگا کہ پولیو مہم مملکتِ خداداد میں انتہائی زوروشور سے جاری ہے۔ انکاری افراد کو بزوراسلحہ قطرے پلائے جاتے ہیں۔ عوام وخواص میں ایک تشویش پائی جاتی ہے کہ آیا یہ قطرے مفید صحت ہیں یا نہیں؟!

بعض علماء کرام کی جانب سے جواز، جبکہ بعض علماء کرام کی جانب سے عدم جواز کے فتوے آتے رہتے ہیں، اب عوام میں تشویش پایا جانا امر لازم ہے۔

آنجناب سے ہماری گزارش ہے کہ اپنی مفید آراء وفتویٰ سے ہمیں مستفید فرمائیں۔ والسلام

دارالافتاء دارالعلوم قاضی حسام الدین، تیراہ بازار، تحصیل وضلع کوہاٹ

﴿ جواب ﴾

پولیو قطرے مبینہ طور پر حالیہ یا لاحقہ بیماری کے انسداد کی مہم ہے، جو کہ بنیادی طور پر طبی ماہرین کا موضوع ہے نہ کہ شرعی ماہرین کا۔ شرعی ماہرین اس مہم کے بارے میں جو بھی رائے قائم فرمائیں تو اس سے قبل پولیو کی افادیت یا مضرت کے تعین کے لیے طبی ماہرین کی رائے پر انحصار کرنا ہوگا۔ اگر طبی ماہرین پولیو کی افادیت یا ضرورت پر متفق ہوجائیں تو شرعی ماہرین پولیو مہم کو جائز اور مباح کہہ سکیں گے، اگر معاملہ برعکس ہو تو علماء شریعت کا فتویٰ بھی یقیناً برعکس ہوگا۔ فی الوقت صورت حال یہ ہے کہ ڈاکٹروں کا ایک طبقہ اُسے مفید بلکہ ضروری بتاتا ہے اور اس سرگرمی کو حکومت کی اجازت بلکہ تائید وحمایت بھی حاصل ہے، اس لیے اس مہم کے خلاف محاذ آرائی کی ضرورت وگنجائش تو کم از کم معلوم نہیں

ہوتی، لیکن دوسری طرف بعض طبی، علمی اور عوامی حلقوں کی جانب سے پولیومہم کے بارے میں گاہے گاہے کچھ تحفظات بھی سامنے آتے رہتے ہیں۔ ان تحفظات کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ پولیومہم کو غیر ضروری ثابت کیا جاتا ہے، بلکہ اُسے غیر مفید اور مضر تک ثابت کیا جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں پولیومہم کی افادیت باور کرانے یا خالص طبی معاونت قرار دینے میں بلا شبہ کچھ رکاوٹیں محسوس ہوں گی اور تشویش کا اظہار کرنے والوں کے خیالات کو تقویت بھی ملتی رہے گی اور عوام وخواص پولیومہم کے بارے میں مخمصے کا شکار بھی رہیں گے، لہٰذا اس مخمصے سے نکلنے کے لیے حل یہ ہوسکتا ہے کہ حکومتِ وقت نے چونکہ اس مہم کی سرپرستی قبول کی ہے اور اس مہم کے خالص طبی فوائد کی ضمانت دی ہے، اس لیے حکومتِ وقت کا فرض بنتا ہے وہ اس مہم کی افادیت کو عام کرنے کے لیے اس مہم کی راہ میں پائی جانے والی رکاوٹوں اور تشویشات کو دور کرنے کی غرض سے کچھ ضروری اقدامات بھی کرے۔ ہماری رائے میں اس حوالے سے حکومتِ وقت پر درج ذیل اقدامات کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے:

۱:...... پولیومہم کی افادیت واہمیت کو واضح طور پر اپنی ذمہ داری کے ساتھ مشتہر کرائے اور پولیوٹیموں کو ان کی خدمات کے دوران بھرپور تحفظ وسیکورٹی بھی فراہم کرے۔

۲:...... جولوگ طبی لحاظ سے پولیوقطروں پر تحفظات رکھتے ہیں، ان کے تحفظات کو دور کرنے کے لیے آزادانہ طبی مباحثہ کا ماحول فراہم کیا جائے، بالخصوص جو طبی ماہرین اپنی پیشہ وارانہ مہارتوں کی بنیاد پر تحفظات رکھتے ہوں اُنہیں بطور خاص اہمیت کے ساتھ سنا جائے اور ان کے تحفظات کو دور کیا جائے اور تسلی وتشفی کے لیے پولیوقطروں کے لیبارٹری ٹیسٹ کی ضرورت محسوس ہو تو ایسا بھی کرلیا جائے۔

۳:...... مبینہ طور پر پولیومہم چونکہ کسی متوقع بیماری کی پیش بندی کی مہم ہے، کسی لاحق شدہ واقعی بیماری کا علاج نہیں ہے، اگر واقعی بیماری بھی ہو تو وہ ہر انسان کا ذاتی فریضہ یا صواب دیدی اختیار ہی شمار ہوتا ہے، اُسے کوئی مجبور نہیں کرسکتا، اس لیے پولیوقطرے پلانے کے لیے کسی کو ہرگز مجبور نہ کیا جائے، بلکہ پولیوقطرے پلانے یا نہ پلانے کے عمل کو ضرورت مند خاندانوں کے صواب دیدی اختیار پر چھوڑ دیا جائے، کیونکہ موہوم بیماری کے علاج کے لیے شرعاً کسی کو مجبور اور پابند نہیں بنایا جاسکتا۔

اُمید ہے کہ سرکار اگر ہماری ان بنیادی تجاویز پر غور کرے تو پولیوقطروں کے حوالے سے پائی جانے والی تشویش اور مخمصے کی کیفیت ختم ہوجائے گی، اور اس حوالے سے حکومتی کوششیں بارآور ثابت ہوں گی۔ ان شاء اللہ! فقط واللہ اعلم

کتبہ

رفیق احمد بالاکوٹی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۰/رجب ۱۴۳۹ھ